[illegible]

www.emarsiya.com

۷
[illegible]

۸
[illegible]

۹
[illegible]

۱۰
[illegible]

۱۱
[illegible]

[illegible]

۱۲
[illegible]

[illegible]

۱۱
[illegible]

۱۲
[illegible]

۱۳
[illegible]

۱۴
[illegible]

۱۵
[illegible]

۱۶
[illegible]

۱۷
[illegible]

[illegible]

۱۹

[illegible]

۲۳

[illegible]

۲۰

[illegible]

۲۴

[illegible]

۲۱

[illegible]

۲۵

[illegible]

۲۲

[illegible]

۲۵

ماں دیکھتی جب اس کو تو پھولی نہ سماتی
سو طرح سے قربان وہ اس لال پہ جاتی
گہ گود میں لیتی کبھی سینے پہ بٹھاتی
گہ اس کو بچھا اپنے تئیں گرد پھراتی
قربان وہ تھی اس کے ہر اک بال کے اوپر
مطلب تھا کہ آئے نہ بلا لال کے اوپر

۲۶

کی دور کے لئے اس نے تھی خیرات کی جاری
کیا کیا نہ دعا دیتے تھے کھا کھا کے بھکاری
خلقت کا وہ پیارا تھا رعایا اسے پیاری
تھا کون جو نیکی سے ہوا اس کے لئے عاری
حق یہ ہے کہ ہر گھر سے دعا ملتی تھی اس کو
شیولے سے مندر سے دعا ملتی تھی اس کو

۲۷

تھی باپ کو فرقت نہ کبھی اس کی گوارا
بیہوش رہا یہ جو کہیں کو وہ سدھارا
جب تک نہ کہ آن ملا دم نہیں مارا
بیٹا جو نظر آگیا غم دھو گیا سارا
فرزند جو موجود تھا ہر غم سے بری تھا
جب چاند چھپا باپ چراغِ سحری تھا

۲۸

اس طور سے تھا بیٹے کی الفت میں گرفتار
جب ہوتا تھا بس ایک ہی ہوتا تھا آزار
املاک سے دنیا کے غنی تھا وہ خوش اطوار
سب شاہوں کے درباروں میں تھا فخر کا دربار
گو شاہ تھا لیکن وہ تکبر سے جدا تھا
نوشیرواں کی طرح سے عادل وہ سدا تھا

۲۹

بیالیس تھے یا اس سے بھی زائد وزرا تھے
سب شہر کے تھے خوش حال امیر و امرا تھے
کچھ شہر کے عالم تھے کچھ ان میں شعرا تھے
ہر رنج میں صدمہ میں شریکِ غربا تھے
گو عہدۂ ممتاز پہ مامور ہوئے تھے
مطلق نہ کبھی دل میں وہ مغرور ہوئے تھے

۳۰

تا گر فلک پیر نے یہ تفرقہ ڈالا
جو عشق نے اس شاہ کے بیٹے کو سنبھالا
مجنوں کی طرح اس کا ہوا دل تہ و بالا
ظاہر ہوا معشوق کا آنکھوں میں اجالا
مطلب ملا برآئے یہ ہر آن دعا کی
پیدا ہونے لگا شاہ خطا کی

۳۱

کھلنے لگا ہر روز وہ معشوق کے غم میں
فرق آ گیا بیٹے کی ہمت جاہ و حشم میں
غش تھا کبھی تپ تھی کبھی خفقان تھا یک دم میں
ڈوبا ہوا پھرتا تھا پڑا چاہِ الم میں
سب آب و غذا چھوٹ گئی ہجر میں اس کے
لاغر ہوا طاقت نہ رہی ہجر میں اس کے

۳۲

جب باپ کو یہ حال نظر بیٹے کا آیا
خوں آنکھوں سے اس شاہ نے رو رو کے بہایا
دل میں وہ اٹھا درد کہ منہ کو جگر آیا
جینے کی گئی آس قریں مرگ کو پایا
بیٹے کے لئے ڈوبا پدر چاہِ الم میں
مایوس ہوا جینے سے فرزند کے غم میں

۳۳

ظاہر ہوئی مادر پہ جو بیٹے کی حالت
بیمار کی سنتے ہی گئی جسم سے طاقت
مشکل کا ہوا سامنا عنقا ہوئی راحت
دل بھر گیا جینے سے ہوئی موت کی چاہت
تیار بھی مرنے کے لئے عشقِ پسر میں
بیٹے کی جدائی سے اٹھا درد جگر میں

۳۴

پھر پاس بلا کر کہا کیوں لال مرے وارے
ماں صدقے یہ کیا رنگ ہمیں تم نے دکھائے
قربان گئی حال ہو کیا اپنا بنائے
جو ظلم پہ بلا آئی ہو اس دائی پہ آئے
حیران ہیں تیرے غم میں ہوئی جاتی ہوں واری
یہ حال ترا دیکھ موئی جاتی ہوں واری

۳۵

کیا دل میں سمایا ہے مری جان بتا دو
مادر کو کرو اب نہ پریشان بتا دو
اس دائی پہ یہ ہوئیگا احسان بتا دو
کس غم نے تمہیں گھیرا ہے اس آن بتا دو
نالوں کی بلا گو کسی عنوان سے جائے
بیکانہ ترا بال ہو ماں جان سے جائے

۳۶

مادر یہ بیاں کرتی تھی خاموش تھا دلدار
کیا کہتا وہ معشوق کے غم میں تھا گرفتار
ناگاہ چلا قصر سے وہ مضطر و ناچار
دروازہ پہ موجود تھے سب یار وفادار
ہر ایک نے گو آتے ہی مجرا کیا جھک کر
پر بات نہ کی اس نے ذرا ایک سے رک کر

www.emarsiya.com

۳۷

اس واقعے سے اور پریشاں ہوئے سارے
افسوس میں ہر ایک تھا اس لال کے مارے
اک سمت پدر دیکھتا تھا سب یہ نظارے
طاقت نہ تھی اتنی کہ جو بیٹے کو پکارے
رنج و الم ہر ایک کو اس وقت سوا تھا
درباری بھی روتے تھے کہرام مچا تھا

۳۸

اس طرح سے کچھ دن رہی اس کی جو یہ حالت
تکلیف تھی ہر گام پہ ممکن نہ تھی راحت
معشوق سے دوری کے سبب تھی جو کراہت
ایذا دہ ہوا چلنے پہ یہ بڑھ گئی چاہت
دل سے کہا بس بس ہے بسر یاں نہ کروں گا
جاؤں گا خطا اب میں جیوں گا کہ مروں گا

۳۹

ماں باپ نے جس وقت سنے یہ سخن یاس
دل سیر ہوا جینے کی باقی نہ رہی آس
غم پہلا ہی کافی تھا بڑھا اور بھی وسواس
روتے ہوئے بیٹے کو بلا کر یہ کہا پاس
کیوں ہم سے جدا کرتے ہو تم آپ کو بیٹا
کیوں رنج دئے جاتے ہو ماں باپ کو بیٹا

۴۰

وہ بولا کہ بیتاب ہوں الفت کے اثر سے
وہ بھوت چڑھا ہے کہ نہ جائے گا جو سر سے
اب گھر سے چھٹا اور بڑا کام سفر سے
ناچار ہوں مجبور یہاں ہوں میں گھر سے
سچ کہتا ہوں بھولوں گا نہ ماں کو نہ پدر کو
کچھ روز وہاں رہ کے پھر آ جاؤں گا گھر کو

۴۱

القصہ روانہ ہوا وہ شاہ کا دلدار
ہمراہ لیا ان کو جو تھے یار وفادار
روتا چلا بیٹے کے پدر با تہ دل افگار
ساحل پہ جو پہنچے تو ملیں کشتیاں تیار
آنسو ہوئے تب رخ پہ رواں شاہ و گدا کے
سب بیٹھ گئے ان میں جو عازم تھے خطا کے

۴۲

لکھا ہے کہ جس وقت اٹھا کشتی کا لنگر
بے ہوش ہوا تب شہ چیں خاک اڑا کر
تکلیف اسے دینے لگا ہجر کا منظر
اوجھل جو پسر ہو گیا آنے لگے چکر
دریا کی طرف دیکھتا تھا بیٹے کے سر کو
جب کشتیاں آئیں نہ نظر چل دیا گھر کو

۷۳

دنیا ہوا دنگ یہ محل ہیں ہوا ایک باب
یاور یہی ہے قرآن نے رحم جہاں ناراب
کچھ سے جو وارث ہے کس کا زیبا دین الکتاب
یا ایک بھی انساں یہ یہ بار ہے پایا جو
زیاب جو تھا کہ جان جہاں برادر ہے
ہے ذرہ دلیل کی آن سے عزت افزائی

۷۴

جب کہ ہیں بھائی تھا سے صف آ جانی
یہ تھا جو یہ سے طوفاں کا بہ پریشانی
کہرام تھا جو نہ سارے کی زیستانی

۷۵

مشکل ہے دراں جو اسی کا طرب سے روز اول ہے دستِ معطوم
تھا جس پر نشان ہی کی دو زبانی ہے آسماں ہی محفوظ ہے
یہ یاں جہاں ہیں عطا ہیں حال اندر سے ہوا معلوم
جب بال سے پیدا ہیں یہ بھی نہ پاتی آسماں کو جب پاس ہے
ہے سمت ہے سمت کیسے ہے نامہ پاس ہے

۷۶

اسی کا جو زر و نہیں تو آسماں کی طرفی ہی اور روانی
ہے یہ شہ بات ماں ایک تیر سے آسماں ہے غمزدہ
تھا شہر عطا کی اب آتی ہے بہت نظر ہیں

۷۷

معلوم ہے ہوئی تھی یہ کہ اس بھی سے ملک کی حالت
حوض ہا سے ملے جو اس بھی کی سیدھی ہی کی جمعیت
یہ تمہیں جن تھا اور ہی اس سے آسماں بھی جو وقت
میداں ہے تاریخ یہ ہو ابا رہا ہے رخصت
آسماں ہے کا یہ سب ہیں

۷۸

ہو تا تھا جو غضب ہیں تھی حالت
تھا یہ بیبیں نظر کے آئے لگے سلامت
تا گاہ وہ نا بیان ہوئی تو کی علامت

۷۹

تھا حال یہ باریک ہوا جب اس بھی کا نظر ہیں
اب جس تھا ایسی دردی سے ہوا دا ہوا ہے ہیں رستی
دیکھ کس عمر سے جو بھی بیت سے منفذ معیں نہی
عجب اس کی رونما ہے معبود معین

۸۰

یہ اور آن سے کسی کی آگ بھی آتش کیا ان
یہ لاکر سے دیکھا نے ان ہے یہ آسماں ہو
جب کہ جا ہے جو ان کے اگر صحن کی زبان

۴۹

اس طرح ہوا غرق شہِ چیں کا جو دلدار
ماں باپ کو کچھ علم نہ اس کا ہوا زنہار
آرام نہ دن کو تھا نہ تھے راتوں کو بیدار
منہ تکتی تھی چھٹی ماں سے جدا باپ سے دربار
بیٹے کا الم قلب پہ دونوں کے گراں تھا
تھا دل میں سمایا ہوا آنکھوں سے نہاں تھا

۵۰

ناگاہ یہ اک روز خبر شاہ نے پائی
قسمت نے نظارہ تک کی نہ اس دُر کی رسائی
ہر کشتی وہ اس بحر میں طوفاں نے ڈبائی
اس کلمہ نے آگ اور بھی سینے میں لگائی
رو کر کہا دلبند نہ آیا یہاں پھر کر
بہتر ہے اسی بحر میں مر جاؤں میں گر کر

۵۱

لکھا ہے کہ تھا ایک وزیر اس کا جو دانا
ذی فہم خردمند اسے کہتا تھا زمانا
اسلام کے پیرو تھا جو سب اس کا گھرانا
اس کے تئیں ہر اک کو تھا سر اپنا جھکانا
تھا لطف جو اللہ کا ذی شان ہوا تھا
تھے بخت رسا نائبِ سلطان ہوا تھا

۵۲

اک روز شہِ چیں سے ہوا آ کے وہ گویا
ہو گی جو اجازت مجھے کچھ عرض کروں گا
وہ بولا کہ فرمایئے جو کچھ بھی ہے کہنا
پر ہوش نہیں غم میں پسر کے مجھے اصلا
ہے رات کہ سینے میں کلیجہ مرا شق ہے
دریا میں پسر ڈوب گیا سخت قلق ہے

۵۳

کی عرض کہ مکہ کی طرف آپ جو جائیں
اور وہم و تردد کو نہیں فکر میں لائیں
سر کو قدمِ پیغمبرِ والا پہ جھکائیں
امید ہے پھر گوہرِ نایاب کو پائیں
ناصانِ خدا آپ ہیں ہمنامِ خدا ہیں
ہے نام علیؑ خلق کے وہ عقدہ کشا ہیں

۵۴

یعقوب کو بچھڑے ہوئے بیٹے سے ملایا
طوفاں سے تھا نوح کی کشتی کو بچایا
اور بہرِ خلیل آگ کو گلزار بنایا
وہ کون شرف ہے جو نہیں حصے میں آیا
حیدر ہے لقب شیرِ خدا دستِ خدا ہیں
مالک ہیں جز و کل کے رضی برضا ہیں

www.emarsiya.com

۵۵

یہ سن کے شہ دیں جو ہوا چلنے پہ تیار
آراستہ ہو فوج دیا حکم یہ یکبار
ہر اک کو اشارہ تھا کہ ہو دیدۂ زنہار
تیار ہو کس کس کے کمر لشکر جرار
جا کر کہا مخبر نے یہ ایک ایک جواں سے
ہل کوچ ہے مکہ کی طرف شاہ کا یاں سے

۵۶

اس دم تھی زباں پر یہی ہر ایک کے گفتار
امید بر آئے جو ملے شاہ کا دلدار
ہر ایک کو خوشی تھی کہ ملے خلعت زرتار
فرزند جو مل جائے ہیں درہم و دینار
اب بخت کہیں غنچۂ امید کھلا دے
حق باپ سے بچھڑے ہوئے بیٹے کو ملا دے

۵۷

اے صاحب ذی فہم یہ کہنے لگا وہ شاہ
فرمایئے تو کون ہے وہ بندۂ اللہ
کی تجھ سے فزوں حق نے ہے بخشش حشم و جاہ
کی عرض کہ ہے ان کا عمل ماہی سے تا ماہ
یکتا ہے جہاں سے وہی اور عالی نسب ہے
وہ شاہ شہنشاہوں کا ہے فخر عرب ہے

۵۸

وہ دین کا بھی شاہ ہے دنیا کا بھی والی
وہ دل نہیں جو اس کی محبت سے ہو خالی
مکی مدنی ہاشمی ہے سید عالی
گر اس کی ولا ہو تو ہے ہر غم سے بحالی
کچھ حشمت و دولت اسے درکار نہیں ہے
ہے کون وہ شے جس کا وہ مختار نہیں ہے

۵۹

وہ وہ ہے جو پیدا ہوا اللہ کے گھر میں
وہ وہ ہے کہ دنیا نہیں کچھ جس کی نظر میں
وہ وہ ہے کہ ہیں شمس و قمر جس کے اثر میں
وہ وہ ہے کہ سودا جو نصیری کے ہے سر میں
ہرگز وہ خدا کو نہ خدا جان رہے ہیں
اس عبد خدا کو وہ خدا مان رہے ہیں

۶۰

ہے نام علیؑ اس کا پیمبر کا ہے بھائی
حلال مہمات اسے کہتی ہے خدائی
خالق کی عنایت سے یہ توقیر ہے پائی
خود اس کے لیے چرخ سے تلوار ہے آئی
یکتا ہے زمانے میں کوئی ثانی نہیں ہے
جو شاہ ہے اس شاہ کے وہ زیر نگیں ہے

www.emarsiya.com

۶۱

یہ سنتے ہی اس شہ کو ہوا جوش محبت
جب نام علیؑ کا لیا غم سے ہوئی فرصت
بشاشی نمایاں ہوئی صدمہ ہوا رخصت
یونس کی طرح اس کی بدلنے لگی صورت
زرد ہو گئے تھے آپ تو ماہی کے شکم میں
یہ شاہ قریں مرگ کے تھے لال کے غم میں

۶۲

القصہ چلا جانب مکہ وہ بہ شوکت
ہمراہ ہوئی اس کے رواں پوری جماعت
منزل پہ نہ دم لیتا تھا راہی تھا بعجلت
کرتا تھا سفر جتنا سوا ہوتی تھی ہمت
دوری کی جو ایذا تھی تو بیزار تھا بالکل
پر ہوتے تو اڑ جانے کو تیار تھا بالکل

۶۳

چلتے میں غرض پہنچا وہ منزل پہ قضا را
ہمراہ ہوا اس کے ذبیحہ اس کا وہ پیارا
کچھ گام بڑھے تھے جو کیا بڑھ کے اشارا
وہ دیکھو وہ بیٹھا ہوا ہے شاہ ہمارا
فرصت ابھی ملتی ہے تمہیں رنج و تعب سے
آداب کرو سجدہ کرو جاؤ ادب سے

۶۴

لکھا ہے کہ جس وقت میں پہنچے یہ دل افگار
تشریف نبی رکھتے تھے اور حیدر کرار
حیرت ہوئی تھرا یا شہ حسین بدل زار
آنکھوں سے وہ دیکھا جو کبھی تھا نہ زنہار
رونق وہاں آرائش دنیا سے سوا تھی
دربار نبی کا تھا وہ یا شان خدا تھی

۶۵

ٹھہرا وہیں آگے کو قدم بڑھنے نہ پائے
سر اپنا زمیں پر رکھا اور لب پہ یہ لائے
یہ تازہ غلام حکم اگر آنے کا پائے
آداب کرے آنکھوں کو تلووں سے لگائے
آیا ہے بڑی دور سے امید عطا ہے
گو شاہ ہے بندہ مگر اس گھر کا گدا ہے

۶۶

کس خلق سے فرمایا نبی نے کہ برادر
منشا ہے جو کچھ شوق سے آ اس کو بیاں کر
یہ سنتے ہی آگے کو بڑھا بیکس و مضطر
آداب کرے چومے قدم جھک کے سراسر
تھی یاد پیر آنسو بہم گرتے تھے اس کے
پابوس وہ ہوتا تھا کہ دن پھرتے تھے اس کے

www.emarsiya.com

۶۷

فرمایا نبی نے کہ تو کیوں گریہ کناں ہے
کیا ہو گیا اس طرح جو یہ آہ و فغاں ہے
کی عرض نظر میں مری تاریک جہاں ہے
یا شاہ کلیجہ مرا سینے میں تپاں ہے
جز آپ کے اس غم کو کوئی کھو نہیں سکتا
وہ دکھ ہے جو خادم سے بیاں ہو نہیں سکتا

۶۸

عرصہ مجھے گزرا کہ گرفتار بلا ہوں
کچھ شک نہیں واللہ میں اس غم سے فنا ہوں
کہنے کو ہوں زندہ پہ لب گور کھڑا ہوں
شاید یہی سچ ہے کہ میں جان سے خفا ہوں
کیا لطف ہے پھر جینے کا برباد جو گھر ہو
ہو باپ تو زندہ پہ سلامت نہ پسر ہو

۶۹

فرمایا نبی نے کہ ترا لال جدا ہے
کی عرض کہ اس غم میں تو یہ حال ہوا ہے
جو چین میں دریا ہے وہ دریا میں چھپا ہے
فرمایا نہ غم کر کہ علیؑ عقدہ کشا ہے
دامن در مقصود سے تیرا یہ بھریں گے
گھبرا نہ تو زندہ ترے بیٹے کو کریں گے

۷۰

یہ سن کے گرا خاک پہ وہ بیکس و مضطر
اور پاؤں پکڑ کر کہا اے دین کے رہبر
کیونکر میں ادا شکر کروں یا شہ صفدر
بھولے گا نہ احساں یہ غلام آپ کا مر کر
اب بہر خدا غنچۂ امید کھلا دو
آقا مجھے بچھڑے ہوئے بیٹے سے ملا دو

پڑھ آپ نے کچھ پڑھ کے دیا انگشت پھرا کر
بند آنکھیں ہوئیں فکر میں سب چھوٹے بڑے تھے
جب آنکھیں کھلیں چین کے دریا پہ کھڑے تھے

۷۲

ٹھہری تھی جہاں فوج وہاں آئے جو حیدر
کیا دیکھا کہ ہے دور تلک مجمع لشکر
پہنچا تھا کئی ماہ میں یہاں چین کا سرور

یہ سن کے اٹھا خاک سے وہ بیکس و مضطر
ہمراہ چلا ان کے پہ لاغر تھا تعب سے
ہر گام اٹھاتا تھا مگر اپنا ادب سے

۷۱

فرمایا نبی نے تب اس شاہ سے رو کر
مل جاتا ہے اک آن میں اب وہ ترا دلبر
ہمراہ ترے سب جاتے ہیں اس بحر پہ حیدر

۷۳

فی الفور گرا وہ قدم شاہ پہ آ کر
کی عرض کہ دنیا سے ابھی میں مرا دلبر
فرمایا ید اللہ نے اس وقت کہ قنبر
موجود ہیں ذی روح جو کچھ بحر کے اندر
سب کو یہ جواب آیا یہاں شیر خدا ہے
جلد آؤ طلب تم کو ابھی اس نے کیا ہے

۷۴

یہ سنتے ہی قنبر نے پکاری بحر سے گفتار
موجود ہیں جو کچھ ہیں سب آجائیں وہ یکبار
آیا ہے یہاں وہ جو دو عالم کا ہے سردار
فوراً یہاں حاضر ہو نہ وقفہ کرے زنہار
آجاؤ یہیں اب جلد کہ حکم شہ دیں ہے
ٹھہرو نہ وہاں دیر کا یہ وقت نہیں ہے

۷۵

یہ سنتے ہی ذی روح چلے بحر سے سارے
بے چین ہوئے جاتے تھے بیتابی کے مارے
آ آ کے کھڑے ہو گئے دریا کے کنارے
اس وقت یہ سب اپنی زبانوں میں پکارے
یہ ہم پہ عنایت شہ والا کی ہوئی ہے
جو آج زیارت ہمیں مولا کی ہوئی ہے

۷۶

اک ماہی سردار کو حضرت نے بلایا
آئی وہ قریب سر قدم شہ سے ملایا
پھر علی جہاں بخش نے کلمہ یہ سنایا
اس بحر کے اندر پسر چیں ہے سمایا
روتا ہے پڑا آنکھوں میں اندھیر جہاں ہے
تو اس کی خبر لا کہ وہ کیونکر ہے کہاں ہے

۷۷

یہ سنتے ہی ماہی وہ گئی بحر کے اندر
اک آن میں واپس ہوئی سارے میں وہ پھر کر
کہنے لگی مجبور ہے یہ بیکس و مضطر
گو ڈھونڈا بہت پر نہیں ان کا ملا دلبر
دنیا سے تو راہی وہ نفس ہو چکے مولا
اس واقعہ کو پانچ برس ہو چکے مولا

۷۸

جب یہ کہا اس نے تو شہ چیں ہوا بے آس
پھر یاد میں بڑھنے لگا فرزند کی وسواس
آنکھوں سے رواں اشک ہوئے پھول گئی سانس
چہرے پہ نظر کرنے لگا شہ کے بصد یاس
کی عرض کہ رنجیدہ کو مغموم نہ کیجو
اس بندے کو فرزند سے محروم نہ کیجو

www.emarsiya.com

۵۷۹

حضرت نے کہا ہائے ہو اس وقت کہ جانو
صدمہ ہے شہِ دیں کو سوا اب نہ رلا تو
اک سنگ تہِ آب ہے بس اس کو اٹھا تو
اس کے تلے انگشت ہے اس کی اسے لا تو
اس واسطے جو آیا ہوں یہاں اس کی طلب کا
دکھلاؤں تماشہ میں انہیں قدرتِ رب کا

۵۸۰

فی الفور وہ راہی ہوئی بس حکم یہ پا کر
اور دم سے نکالا قدم شاہ پہ لا کر
ارشاد کیا آپ نے قنبر کو بلا کر
ہاں رکھ دو عبائے نبوی اس کو اٹھا کر
جو حکم ہے میں اس کو ادا کرتا ہوں قنبر
آمین کہو تم اور میں دعا کرتا ہوں قنبر

۵۸۱

یہ سنتے ہی بس حضرتِ قنبر ہوئے راہی
اور چادرِ محبوبِ خدا اس کو اڑھائی
یہاں شیرِ خدا نے بھی زباں اپنی ہلائی
انگشت سے جو لاشِ بشر کی نظر آئی
بیجان تھا جو طوفان کی تکلیف کو سہ کر
اٹھ بیٹھا شہِ دیں کا پسر یا علی کہہ کر

۵۸۲

اٹھتے ہی گرا پائے مبارک پہ علی کے
آنکھیں ملیں قدموں پہ ولی ابنِ ولی کے
کہتا تھا نہیں بخت رسا ہوں گے کسی کے
پورے ہوئے ارماں مرے ماں باپ بھی جی کے
گمراہ ہوں اب راہ بتا دیجئے مولا
کلمہ مجھے للہ پڑھا دیجئے مولا

۵۸۳

فارغ یہ صحیں ہوا جب راہ پہ آ کر
رونے لگا تب باپ کلیجہ سے لگا کر
دل کہتا ہے حالِ شہِ بیکس پہ لگا کر

اکبر جو گرے رن میں سناں سینے پہ کھا کر
بابا کو پکارے کہ سفر کرتا ہے بیٹا
جلد آؤ خدا کے لئے اب مرتا ہے بیٹا

۵۸۵

شبیر چلے روتے ہوئے خیمہ کے در سے
کہتے تھے کہ چھٹتے ہو ضعیفی میں پدر سے
اکبر ترا بابا ہوا بیکار نظر سے

معلوم نہیں کچھ میں کدھر آیا کدھر سے
کس سمت کو آؤں میں سجھائی نہیں دیتا
بیٹا ہمیں آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا

www.emarsiya.com

۸۵

اکبر ترے مرنے سے ہی اب گور پدر ہے
اے لال ہماری نہیں کچھ تم کو خبر ہے
دل مر گیا تاریکی کا آنکھوں میں اثر ہے
مجبور ہر اک طرح سے زہرا کا پسر ہے
ہمت ہو تو پہنچوں تمہیں اک تشنۂ غم تک
میں کیا کروں اٹھتے نہیں اس وقت قدم تک

۸۶

پھر دیکھ کے دریا کی طرف کو یہ پکارا
عباس ترے مرنے نے شبیر کو مارا
اس بیکس و مظلوم کو تھا تیرا سہارا
ہم شکل نبی بعد ترے رن کو سدھارا
اب سنتا ہوں سینے پہ سناں کھائی ہے بھائی
یہ تیرے بھتیجے کی خبر آئی ہے بھائی

۸۷

فرزند کا یہ حال پدر جانے ہے مجبور
وہ مجھکو طلب کرتا ہے میں آنکھوں سے بے نور
سنتا ہے مرے حال پہ یہ لشکر مغرور
ہو بندۂ حق کوئی نہ اس طرح سے مجبور
جاتا ہے جواں لال سناں سینے پہ کھا کر
پہونچا دو مجھے لاشۂ فرزند پہ آ کر

۸۸

القصہ کہ جب مل چکا فرزند سے وہ شاہ
بیٹے نے جدا ہو کے عجب درد سے کی آہ
فرمانے لگے اس سے یہ بڑھ کر نہ دیجاہ
غمگیں ہو تو کس واسطے تب بولا کہ یا شاہ
اب ہجر کا صدمہ نہ مجھے دیجئے مولا
زندہ مرے ہمراہیوں کو کیجئے مولا

۸۹

اب ان کی جدائی میں مجھے چین نہیں ہے
اس واسطے غمگیں یہ مغموم و حزیں ہے
ہر ایک جواں ان میں ہی خوش رو و حسیں ہے
ذی قدر ہے ذی فہم ہر اک ماہ جبیں ہے
شک لائیے گا آپ نہ کچھ میرے سخن میں
ماں باپ سلامت سبھی ان کے ہیں وطن میں

۹۰

کس طرح سے میں شکل انہیں جا کے دکھاؤں
ہرگز نہ وطن جاؤں گا گر ان کو نہ پاؤں
ان سب کو جو ماں باپ سے ان کے نہ ملاؤں
بہتر ہے کہ اس بحر میں اب پھر میں سماؤں
یوں ہوں نہ سبک نظروں میں ہر ایک بشر کی
عزت رہے دنیا میں شہ دیں کے پسر کی

www.emarsiya.com

۴۹۱

بچی نے کہا شمر سے صدمہ ہے ستم سر کو جھکا
حسرت سے نظر کی جانب پدر آئے ہیں سر
کھولے ہوئے منہ میں سر کٹا ان سے بھی جدا
معجزہ وہ دکھلایا جب نصیب ہوا

۴۹۲

اوراق پہ کھولے ہوئے کرنیں کے صاحب بیت وہ الال
سب کشتیاں بہ پانی میں جہاں بیٹھے پیار کے دن بابال
حیرت ہے ہوئی صفت سیہ کشتیاں ان کی کوئی کمال
حیران ہیں نظر معجزہ ہے اس پر ابھی تار بال پر

۴۹۳

یہ شعر زبانِ پاک سے ہوئے کہ منظر آئے جو شہ اسوار
یہ ذرّہ بھی میں جہاں میں نظر آتا تھا ایک دن وفا زینہار
ہیں برادی شاہ کی تھی کہ سر پر دوسرا شہسوار
وہ بیٹی کہ جس طرح کر جان عم کا مصطفی

۴۹۴

جب حلقۂ اعدا میں رسولِ شاہ کا دلدار
سنتے رہے تقریر وہ سب کی کہ رہ تیغ و تبر سرکار
مجبور تھی الفت کا اسیر اور ادھر بیٹھے ہوئے اسوار
اب یاد رہے سب بھی اللہ جانے مولا

۴۹۵

یہ سن کے کہا پانی کا ارمان ہے نہ زیادہ
سنا یاب ہے یا جی بیں جنہیں تقدیر
تقدیر لکھا یہ ہے اس پانی کا کہ ان

سلطان جہاں چل بسے بعد ہیں ابھی حیات
یہ دیکھ کے پیغمبر نے کہا سب ہے نظر بیاں
کے تشنہ لب دی اسی دن بیٹے کے لیے

۴۹۶

وارث ہو جہاں جو ہیں کہ وہ دعائیں ہوئی زینت اہ
سب تشنہ ہوا جیش ہیں سب کے لیے زینب کا ماہ
بنتِ اسد اللہ سے ہیں ہم اب رنج و بکاہ

جھولے میں اسیر ہو گیا آ کے اب
بیٹی رسولِ شاہ ہزار آئے جس کی مدد
جو تنہا علی اکبر دن میں ہیں

۹۷
کیوں حیدرِ پُر رتبہ! حیدر پہ کیا غور
جو شاہ کہ کل فخر تھا وہ مومن ہوا فی الفور
پر باز نہ آئے نہ آیا فلک دور
کیا کیا نہ ہوئے آپ پہ یہاں ستم و جور
کیا جلد بھلایا حق و بیعت کو نبیؐ کی
گردن میں رسن باندھ کے کی قدر علیؑ کی

۹۸
جب ضبط کیا ناریوں نے باغِ پیمبرؐ
فاتق کا ادا شکر کیا بولے نہ حیدرؑ
مومن جو تھے یثرب میں وہ کہنے لگے رو کر
مظلوم کو ناحق یہ ستاتے ہیں ستمگر
افسوس مصیبت میں وہ شاہِ دوسرا ہے
اشرار کو نہ پاس نبیؐ ہے نہ خدا ہے

۹۹
بے وجہ ستاتے ہیں علیؑ کو یہ ستمگار
نہ تاج کے نہ تخت کے ان سے ہیں طلبگار
ہر فرد و بشر آپ کے ہے درپئے آزار
سمجھے نہیں یہ مرتبۂ حیدرِ کرار
ہیہات ستایا ہے عبث قوم دغا نے
مزدوری پہ باندھی ہے کمر شیرِ خدا نے

۱۰۰
لکھا ہے کہ جب فاطمہؑ نے خلد بسایا
اور زینبؑ و کلثومؑ کو ماتم میں رلایا
سبطینؑ نے رو رو کے عجب حال بنایا
فضہ کو تب عقدہ کشا نے یہ سنایا
بچوں کو مرے سینے سے لپٹائیو فضہ
بن ماں کے یتیموں پہ ترس کھائیو فضہ

۱۰۱
واقف ہو تو جس طرح سے زہراؑ نے ہے پالا
گھر سے نہ کبھی دھوپ میں ہے ان کو نکالا
بے چین ہے ہر ایک مرا گیسوؤں والا
قسمت نے ہے افلاس میں یہ تفرقہ ڈالا
بھوکے ہوں تو سمجھا کے سلا دیجیو بی بی
کھانا ہو میسر تو کھلا دیجیو بی بی

۱۰۲
زینبؑ سے کہا رو کے کہ پیاری مری دختر
اب صبر کرو فاطمہؑ کو بہرِ پیمبرؐ
اس طرح سے تم روؤ نہ قابو رکھو دل پر
حق تم کو سلامت رکھے ان بچوں کے سر پر
صدقہ ہو پدر بھولو نہ اماں کے چلن کو
سمجھاؤ مری جان حسینؑ اور حسنؑ کو

www.emarsiya.com

۱۰۳

بیٹوں سے یہ فرمانے لگے پھر شہ عالم
ہمجولیوں میں کھیلو کہ کم ہوئے یہ عالم
افسوس کہ یہ چھوٹی سی سن اور یہ ماتم
اے لاڈلو اب ماں کی محبت کو کرو کم
زینب کی خوشی میں سحر و شام بسر ہو
اماں کو کرو صبر کہ صابر کے پسر ہو

۱۰۴

فرمائے یہ بیٹوں سے جو روئے شہ والا
ناموس محمد میں قیامت ہوئی برپا
فضہ نے کہا رو کے کہ واحسرت و دردا
لونڈی رہی رونے کو گئیں فاطمہ زہرا
یہ خادمہ ہر وقت نہیں روئے گی بی بی
کس طرح ضعیفی یہ بسر ہوئے گی بی بی

۱۰۵

سن کر یہ سخن فضہ کا بولے شہ ابرار
اس غم میں بجز صبر دے اب ایزد غفار
مرضی خدا میں نہیں کچھ زور ہے زنہار
زہرا کی طرح اب ہے علی تیرا خبردار
گریہ سے تیری سب مرے بچوں کو قلق ہے
یہ چاند سا منہ شبر و شبیر کا فق ہے

۱۰۶

کس طرح سے روتی تھی پھرتی زینب مغموم
مادر سے جدا ہوئے تھے بے جاں کہیں کلثوم
ہوویں نہ کہیں آل نبی جی سے محروم
جو حال ہے کلثوم کا کیا ہے نہیں معلوم
فضہ نے خبر جلد لی اس سوختہ جاں کی
طاقت ہے بھلا اس میں کہاں آہ و فغاں کی

۱۰۷

لکھا ہے یہ اک راوی صادق نے یہ بخدا
جب فاطمہ کے بعد رہے یہاں شہ ذیجاہ
معصومہ کو روتے تھے ہر اک آن بصد آہ
نہ کھانے پہ رغبت تھی نہ کچھ پانی کی تھی چاہ
بس یوں تو صدا تارک دنیا شہ دیں تھے
اس دن سے شہ عرش نشیں خاک نشیں تھے

۱۰۸

حیدر نہ رقم اور کر حال شہ دلگیر
بیتاب ہے خامہ کو نہیں طاقت تحریر
کر حق سے دعا شہ کے لئے مالک تقدیر
مولا کے تصدق میں تحمل کر مری تقصیر
بیتاب ہے دل یہاں پہ بس اب جلد کرم ہو
زواروں میں حیدر کے مرا نام رقم ہو

www.emarsiya.com